نمبر ۸۸ | ۷ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے براستہ لاہور فیروزپور تشریف لے جانے کی خبر گزشتہ پرچہ میں دی جاچکی ہے۔ ۱۹۔ جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور ۱۸۔ جنوری بخیریت رات کے سات بجے لاہور پہونچ گئے۔ ۲۱۔ کو فیروزپور تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔
حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب موسمی رخصت ختم ہونے پر ابھی تشریف لے گئے ہیں ؛

۲۰۔ جنوری عربک ہاکی ٹیم نے جس کے سب کھلاڑی مولوی فاضل تھے۔ اپنے کپتان صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماتحت مارننگ ہاکی کلب سے میچ کیا۔ اور پہلے نصف وقت میں تین گول کئے۔ جو دوسرے نصف وقت میں نہ اتر سکے ؛

دولت بی بی صاحبہ زوجہ میاں عبد اللہ صاحب دوکاندار قادیان بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئیں۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب دعاء مغفرت کریں ؛

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی تشویشناک علالت کی اطلاع

احباب جماعت سے دُعائی درخواست

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو آج ۲۱ جنوری جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے تین تار موصول ہوئے جن سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے صاحبزادہ عزیز مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کو اچانک اپنڈے سائیٹس کا سخت حملہ ہوا جس پر ڈاکٹروں نے خطرہ محسوس کرکے فوری اپریشن کا مشورہ دیا چنانچہ اپریشن ہوگیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب یہ اطلاع دیتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ سو احباب خاص طور پر دعا کریں۔ کہ شافی کامل عزیز موصوف کو کل صحت عطا فرمائے۔ اپنے فضل اور رحم کے سایہ میں رکھے اور کامیاب و کامران قادیان لاکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور عزیز موصوف کے محترم والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے آنکھ کی ٹھنڈک اور تمام جماعت کے لئے باعث مسرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

معلوم ہوا ہے۔ کہ جو تین تار موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے تار میں جو ۲۰۔ جنوری قبل دوپہر وہاں سے چلا۔ بیماری کی اطلاع دیکر اپریشن کی اجازت مانگی گئی تھی۔ دوسرا تار جو ۲۰ تاریخ کو شام کے وقت روانہ ہوا۔ اس میں یہ اطلاع تھی۔ کہ ڈاکٹر خطرہ محسوس کرکے فوری اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس لئے اپریشن کیا جارہا ہے۔ تیسرا تار جو رات کے ½ ۱۱ بجے روانہ ہوا اس میں لکھا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ یہ تینوں تار قادیان میں ایک ہی وقت میں موصول ہوئے ؛

اخبار احمدیہ

مرزا سلطان محمد صاحب کے داماد کی بیعت

مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب داماد مرزا سلطان محمد بیگ صاحب رسالدار معہ عیال و اطفال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ کر جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ احباب دعا ئے استقامت کریں۔ خاکسار سید محمد حسین از پٹی ؀

جماعت سے اخراج کا اعلان

چوہدری عابد علی خان۔ عباس علیخان اور یوسف علی خان پسران چوہدری نجابت علی خان صاحب احمدیان سکنہ کریام ضلع جالندھر نے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۳ء کو ایک غیر احمدی لڑکے سے کر دیا۔ اس جرم کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے چوہدری عابد علی خان۔ اور عباس علی خان کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے یوسف علی خان صاحب کو اس شرط پر معاف کیا جاتا ہے۔ کہ وہ متذکرہ بالا دونوں بھائیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق اور میل جول نہ رکھے ؀

ناظر امور عامہ۔ قادیان

اخبار جاری کرا دیا

مولوی محمد عثمان صاحب جن کے متعلق ۱۶ جنوری کے اخبار میں اعلان کیا گیا تھا۔ ان کے نام تین ماہ کے لئے جناب خانصاحب ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رام پوری نے اور چھ ماہ کے لئے خان بہادر چودھری محمد دین صاحب یونیو مبر جے پور نے الفضل جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

درخواست ہائے دعا

۱- مغربی افریقہ شہر لیگوس کی جماعت کو مرکزی جامع مسجد کے متعلق دوبارہ مقدمہ پیش آیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ عیسائی اور غیر احمدی متفقہ کوششوں کے مقابلہ میں اللہ تعالے احمدیوں کو کامیاب کرے۔ خاکسار نیر از قادیان

۲- سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب سکندر آباد کی لڑکی ہاجرہ اور بیگم سعادت علی کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ خاکسار۔ نیر۔ از قادیان ۳۔ خاکسار عرصہ سے مرض ذیابطیس میں مبتلا ہے۔ جلسہ کے بعد تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ایوب خان بہادر لفٹنٹ ... مراد آباد ؀

۴- برادر ڈاکٹر محمد احسان صاحب جلسہ سالانہ کے بعد سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد شفیع چڑانوالہ

۵- میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شریف از سرگودہا ؀ ۶- میرا بھتیجا بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نور محمد۔ از ڈاک خانہ عبید الحکیم۔

۷- میری لڑکی اُبلتے ہوئے پانی سے بہت جل گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار مرزا نذیر علی از قادیان۔ ۸- خاکسار کے والد مولوی سید اختر الدین احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید بدر الدین احمد از کوسمبی ؀

۹- میں عارضی طور پر گڈس سپر وائزر کے عہدہ پر لگایا گیا ہوں۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالے مستقل کرے۔ خاکسار عبد الغنی از راولپنڈی۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ مورخہ ۳۰۔ مارچ ۱۹۳۴ء کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر یکم اپریل کی دوپہر تک جاری رہے گا ؀

ضروری ہے۔ کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

نوٹ :- جماعتوں کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہو سکتے ہیں ؀

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

اعلان نکاح

مسماۃ غلام عائشہ بنت چودھری نظام الدین صاحب ڈیرہ بابا نانک کا نکاح بالعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر محمد طفیل ولد حسن دین صاحب ساکن قادیان کے ساتھ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ۶۔ جنوری ۱۹۳۴ء کو پڑھا۔ خاکسار محمد دین۔ ملتانی۔ قادیان

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۳ء کو فوت ہو گئیں اور تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں مرحومہ کو سلسلہ کی خدمت کا خاص شوق تھا۔ اس کی مغفرت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین۔ عادل۔ از تخت ہزارہ ؀

أُعْطِيْتُ صِفَةَ الْإِحْيَاءِ وَالْإِفْنَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَّالِ

(خطبہ الہامیہ)

گزشتہ دنوں "زمیندار" اور "آزاد" وغیرہ اخبارات میں مقدمہ بہاولپور کے متعلق بعض ایسے مضامین شائع ہوئے۔ جن میں یہ ظاہر کیا گیا کہ فریق مدعیہ کی طرف سے جو آخری بحث کی گئی ہے وہ اتنی زبردست ہے۔ کہ فریق مدعا علیہ یعنی احمدیوں کو اس کا کوئی جواب نہیں سوجھتا۔ اس لئے بحث کا جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ گزشتہ پیشی پر بعض قانونی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ جن کی وجہ سے جواب بحث شروع نہیں کیا گیا تھا۔ قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فریق مدعیہ کو مسلسل چھ ماہ کی مدت بحث کی تیاری کے لئے ملی۔ اور دیوبند اور دوسرے مقامات کے مولویوں نے مل کر وہ بحث تیار کی۔ لیکن ہمیں اس کے جواب کی تیاری کے لئے تقریباً بیس دن کا عرصہ ملا تاہم اللہ تعالے کے فضل سے ان کے ہر ایک سوال کو مدلل طور پر رد کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ مکمل جواب بحث جو تقریباً دو۔ تین سو صفحہ کی کتاب ہو گی۔ کے شائع ہونے سے قبل بعض سوالات کا جواب بذریعہ اخبار الفضل ہدیۂ ناظرین کروں۔ چنانچہ مختار مدعیہ کے ایک سوال کا جواب ذیل میں لکھتا ہوں ؀

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا قول سے مختار مدعیہ نے یہ غلط استدلال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قول سے اپنے آپ کو خدا تعالے کی صفت میں وصیت میں شریک مانا ہے۔ اور پھر اپنی تائید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے احیاء میت اور خلق طیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ دیکھو مسیح نے صاف کہا۔ کہ میں یہ خلق اور احیاء باذن اللہ کرتا ہوں۔ مگر (حضرت) مرزا صاحب نے یہ بھی ذکر نہیں کیا۔ میں مختار مدعیہ کی اس مغالطہ دہی کو واضح کرنا چاہتا ہوں جو عمداً کی گئی ہے۔ اور بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس عبارت میں "من الرب الفعال" کے الفاظ موجود ہیں۔ جو مختار مدعیہ نے بالقصد ترک کر دیئے۔ اوّل تو اس عبارت میں "اُعطیت" کے لفظ سے ہی یہ بات ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالے کی طرف سے ان صفات کے پانے کا اظہار فرما رہے ہیں۔ مگر آپ نے "من الرب الفعال" کے الفاظ سے اس مفہوم کو بالکل واضح فرما دیا۔ لیکن مختار مدعیہ نے مغالطہ دینے کی غرض سے دانستہ الفاظ "من الرب الفعال" ترک کر کے اعتراض کر دیا۔ پس اس فقرہ کا وہ مفہوم لینا جو مختار مدعیہ نے بیان کیا ہے۔ قائل کی منشاء کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے اس قول کی تشریح خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۸۔ میں ان الفاظ سے کی ہے۔ "وبیدی حربة لابید بها عادات الظلم والذنوب وفی الاخری شربة لاعید بها حیاة القلوب۔ فأس للافناء وانفاس للاحیاء" یعنی میرے ہاتھ میں ایک حربہ ہے جس کے ساتھ میں ظلم اور گناہوں کی عادات کو ہلاک کرتا ہوں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
الفضل
نمبر ۸۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے خدا کے بڑے زور آور حملے

تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفرین زلزلوں کا عالمگیر عذاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے غفلت و عصیاں میں مبتلا۔ اور معبود حقیقی کو فراموش کر دینے والی دُنیا کو اپنے آستانہ پر جھکانے اور صراط مستقیم کا پتہ بتانے کے لئے جو انذاری خبریں دیں۔ ان میں زلازل کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں اس کثرت اور ایسے ہیبت ناک رنگ میں زلازل آئے اور ان سے اس قدر جانی و مالی نقصانات ہوئے۔ کہ جس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں مل سکتی ؛

زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

یوں تو زلازل اور دیگر ہیبت ناک آفات ارضی و سماوی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیوں میں موجود ہے۔ لیکن اس وقت ہم بطور مثال دو پیشگوئیاں پیش کرتے ہیں ان میں سے پہلی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷ میں بیان فرمائی ہے جس میں تحریر فرماتے ہیں:-

"کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ دُنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پس وُہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے۔ وُہ سب کو معلوم ہیں۔ لیکن حال میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلی کے صُوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ وُہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا۔ جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہوگئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں۔ اور دس لاکھ آدمی اب تک بے خانماں ہیں"۔

ایشیا میں زلازل آنے کی پیشگوئی

اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا"۔

ہندوستان میں زلازل آنے کی پیشگوئی

اس کے بعد ان ہولناک مصائب اور ہیبت ناک زلازل سے اہل ہند کو خاص طور پر آگاہ کرتے ہوئے۔ اور ان سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہوگے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مُونہہ دیکھوگے"۔

بالآخر فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔

سخت بارشوں کے بعد زلزلے آنے کی پیشگوئی

دُوسری پیشگوئی جس کا ہم اس موقعہ پر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ وُہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۴ میں بایں الفاظ درج ہے:-

"میرے پر خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا تھا۔ کہ سخت بارشیں ہونگی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی۔ اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے"۔ اگرچہ اس پیشگوئی کے پہلے حصہ کے متعلق سخت بارشیں ہونے اور تباہ کُن سیلاب آنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔ کہ "کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہوگئے۔ اور وُہ پیشگوئی پوری ہوگئی"۔ لیکن اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:-

"مگر دوسرا حصہ اس کا یعنی سخت زلزلے۔ ابھی ان کی انتظار ہے۔ سو منتظر رہنا چاہیئے"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ویران کُن بارشوں اور سیلابوں کے بعد ہولناک زلزلوں کا آنا مقدر تھا۔ اور جب ایسا ہوگا۔ اس وقت یہ پیشگوئی مکمل طور پر پوری ہوگی ؛

۱۵ جنوری کا زلزلہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا دونوں پیشگوئیوں کے پیش کردہ الفاظ کو سامنے رکھکر جب ہندوستان میں آنے والے ۱۵ - ماہ حال کے ہیبت ناک اور تباہ کن زلزلہ کی تباہی و بربادی کی ان خبروں کو پڑھا جائے۔ جو اس وقت تک اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن آفات و مصائب سے اہل ہند کو آگاہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک بہت بڑی آفت اور مصیبت یہ زلزلہ بھی ہے۔

زلزلہ سے پہلے آنے والے سیلاب

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ قریباً تمام ہندوستان سخت بارشوں کی وجہ سے نہایت ہی تباہ کُن سیلابوں سے تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ یہ سیلاب جس شدت کے ساتھ آئے۔ اور ان کی وجہ سے جس قدر جان و مال کا نقصان ہوا۔ اس کا کسی قدر اندازہ حسب ذیل اطلاعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو خلاصۃً پیش کی جا رہی ہیں:-

۱ " دریائے گومتی کے سیلاب کے متعلق کومیلا سے یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کی اطلاع ہے۔ کہ تقریباً ۵۰۰ دیہات بالکل تباہ ہوگئے۔ اور وہاں کی فصل کا جو نقصان ہوا۔ اس کا اندازہ ۴۰ لاکھ تک لگایا جاتا ہے"۔

۲ " کلکتہ کی ۳ - اکتوبر ۱۹۳۳ء کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مدنا پور کے علاقہ میں طغیانیوں کی وجہ سے لوگ اس قدر تباہ حال ہوگئے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو ایک ماہ کی خوراک پر فروخت کر دیا"۔

۳ " اڑیسہ کے سیلاب زدہ علاقہ میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے حکومت نے چالیس ہزار روپیہ بطور امداد منظور کیا"۔

۴ " رنگون میں ۳ اکتوبر کو رعد و برق کا قیامت خیز طوفان آیا۔

متعدد مکانات خرشِ زمین ہو گئے ؛؛

۵:- رہتک کی ۲۳ ستمبر کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیلاب کی تباہ کاری کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں چار چار فٹ پانی بھرا ہوا ہے۔ تمام مکانات خالی کر دیئے گئے ہیں شہر میں کہیں جھیل نظر آتی ہے۔ تو کہیں دریا۔ صدہا نواحی دیہات زیر آب ہیں۔ جن میں سے بعض کو ابھی تک کوئی مدد نہیں پہونچائی جا سکی۔ انسانی جانوں کا اتلاف کم ہوا ہے۔ البتہ ہزارہا مویشی مکانات کے ملبوں کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں ؛

۶:- رہتک سے ۲۷ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ گردو نواح میں جن افسروں نے دیہات کا دورہ کیا ہے۔ انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سیلاب سے اس ضلع کے ۵۰ فیصدی مکانات گر گئے ہیں ؛؛

طوفانِ نوح کا نظارہ

رہتک کے علاقہ میں جو غیر معمولی طوفان آیا۔ اس کا نقشہ پنجاب کے مسلمان و ہندو اخبارات نے اسی رنگ میں پیش کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی سال قبل پیش فرما دیا تھا چنانچہ "زمیندار" ۲۴ ستمبر نے اس طوفان کا ذکر "رہتک میں طوفانِ نوح" کے عنوان سے۔ اور "سیاست" ۲۴ ستمبر نے "ضلع رہتک میں طوفانِ نوح کا نظارہ" کے عنوان سے کیا۔ "پرتاپ" ۲۹ ستمبر نے "طوفانِ نوح کی یاد تازہ ہو گئی" کے زیرِ عنوان لکھا:-

"جو طوفان اس سال ضلع رہتک میں آیا۔ اس نے حضرت نوح کے طوفان کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ کر دی ہے"

گویا ہندو اور مسلمان اخبارات نے متفقہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی تصدیق کر دی۔ کہ "نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا" اور تسلیم کر لیا۔ کہ نوح کا زمانہ ان کی آنکھوں کے سامنے آ گیا ؛

دُوسرے ممالک میں سیلاب اور زلزلے

پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ کسی ایک ملک کے متعلق نہیں۔ بلکہ ساری دُنیا پر حاوی ہیں۔ اور خاص کر اول الذکر پیشگوئی کے سلسلہ میں رقم فرمودہ یہ الفاظ کہ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"؛ سیلابوں سے ہندوستان ہی کے مختلف علاقے تباہ نہ ہوئے بلکہ انہی ایام میں دُنیا کے دُوسرے ممالک میں بھی ایسے ہی سیلاب آئے چنانچہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کے "پرتاپ" میں میکسیکو شہر سے ۲۶ ستمبر کی یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ "میکسیکو میں ایک زبردست طوفان آنے سے پانچ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور شہر ٹمپیکو تباہ ہو گیا ہے۔ یہ طوفان نہایت ہی بھاری مصیبت ہے۔ جو پچھلے چالیس سال میں میکسیکو پر نازل ہوئی"؛

اسی اخبار نے چین کے متعلق یہ خبر شائع کی۔ کہ

"دریائے ہوانگ ہو کی نئی اور پرانی دو بادوں کے درمیانی علاقوں میں جولائی اور اگست میں جو ہولناک سیلاب آئے۔ ان سے بڑی تباہی ہوئی۔ سرکاری اندازہ کے مطابق ۵۰ ہزار اشخاص غرق ہو گئے۔ ۱۰ لاکھ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور ۳۰ لاکھ اشخاص پر دیگر اقسام کے مصائب نازل ہو رہے ہیں"؛

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پچھلے دنوں سیلابوں کے ذریعہ عالمگیر تباہی آئی۔ اور یہ تباہی اپنے ساتھ کئی قسم کے مصائب لائی۔ پھر اس کے بعد زلزلے آئے۔ جیسا کہ ذیل کی اطلاعات سے ظاہر ہے:-

"شنگھائی (چین) سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ۲۳- اور ۳۱- اگست کے درمیان شمالی علاقہ میں زلزلہ کے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے آئے۔ جن سے پانچ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے"؛؛

"روم کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۶ ستمبر کو اٹلی میں زبردست زلزلہ آیا جس سے ۱۲ اشخاص ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ بہت سے مکانات بھی پیوند خاک ہو گئے"؛

زور آور حملے

ان تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفرین زلزلوں کی تفصیلات تو رہیں ایک طرف۔ ان کا نہایت مختصر ذکر جو اخبارات میں شائع ہوا۔ اور پھر اس کا بھی خلاصہ جو ہم نے پیش کیا ہے۔ اسی سے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر سیلابوں اور زلزلوں کے ذریعہ دُنیا پر عالمگیر عذاب آنے کی جو خبریں کئی سال قبل دی تھیں۔ وُہ حرف بحرف پوری ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خدا تعالےٰ کے اس کلام کی تصدیق کر رہی ہیں۔ کہ "دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"؛

کیا ان زور آور حملوں کے متعلق اب بھی کسی سعید الفطرت انسان کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ یورپ اور ایشیا میں زلزلے آئے۔ اور "قیامت کا نمونہ" پیش کرنے والے زلزلے آئے۔ ان کی وجہ سے اس قدر موتیں ہوئیں۔ کہ "خون کی نہریں" چلیں۔ اکثر "مقامات زیر و زبر" ہو گئے۔ "اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں" پیدا ہوئیں۔ "شہر گر گئے۔ اور آبادیاں ویران" ہو گئیں اور یہ حقیقت ظاہر ہو گئی۔ کہ "اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی"؛

ہندوستان میں نُوح کا زمانہ اور لُوط کی زمین کا واقعہ

حتےٰ کہ ہندوستان میں بھی وُہ وقت آ پہونچا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بایں الفاظ خبر دی تھی۔ کہ "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"؛ چنانچہ چند ہی ماہ ہوئے جبکہ اہلِ ہند نے اور خاص کر اہلِ پنجاب نے نُوح کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور اس کا اعتراف کر لیا۔ اگر اس سے عبرت حاصل کرتے۔ اور خدا تعالےٰ کے اس اٹل قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولا۔ اس کے رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر خدا کی امان کے نیچے آ جاتے۔ تو یقیناً انہیں لُوط کی زمین کا واقعہ بچشم خود نہ دیکھنا پڑتا" پر ضرور تھا۔ کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے"؛ اس لئے "نوح کا زمانہ" دیکھ کر غفلت شعار لوگوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا" اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گرے رہے۔ اور "خدا تعالےٰ کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام" کرتے رہے۔ اس وجہ سے خدا تعالےٰ نے ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کے ذریعہ جس سے بالفاظ "پرتاپ" (۱۷ جنوری) "ہندوستان کے تقریباً تمام شہر تین منٹ تک کانپتے رہے"؛ "لُوط کی زمین کا واقعہ" بھی انہیں دکھا دیا۔ یہ زلزلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق سخت بارشوں کی وجہ سے گھروں میں ندیاں "چلنے کے بعد آیا۔ نہایت ہی غیر معمولی زلزلہ ہے۔ اور اس نے وُہ تمام باتیں حرف بحرف پوری کر دی ہیں۔ جن کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سال قبل فرما دی تھی۔ اس اجمال کی کسی قدر تفصیل انشاء اللہ اگلے پرچہ میں ان اطلاعات کی بنا پر کی جائے گی۔ جو مختلف مقامات کے متعلق اخبارات نے شائع کی ہیں؛

ایک احمدی ڈاکٹر کی حق تلفی

ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم۔ ایس میڈیکل آفیسر متعینہ صدر ہسپتال بریلی کے متعلق ہم ایک گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ باوجود اس کے آپ ایک فرض شناس۔ قابل اور نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کرنے والے انسان ہیں آپ سول سرجن نہیں بنائے گئے۔ بجائیکہ ان سے جونیئر کئی اسسٹنٹ سرجن سول سرجن مقرر کئے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس حق تلفی کی دو وجہیں خیال کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ چونکہ ڈاکٹر صاحب احمدی ہیں۔ اس لئے اس منسٹر کو جس کے سپرد یہ صیغہ ہے۔ ان سے ہمدردی نہیں ہے۔ اور دوسری یہ کہ انسپکٹر جنرل ہاسپٹلس کے دفتر پر ہندوؤں کو کامل قبضہ و تصرف حاصل ہے۔ ہمارے نزدیک اصل وجہ یہی ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ جب اس طرف اعلیٰ حکام کو بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور یو۔ پی کے معزز اخبارات توجہ دلا چکے ہیں تو کیوں اس کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ اور حکومت کے ایک قابل ملازم اور پبلک کی نہایت اہم خدمات سرانجام دینے والے شخص کو اس کا حق نہیں دلایا جاتا۔ کیا امید کی جائے کہ انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلس نیز آنریبل نواب سر محمد یوسف اب اس بارے میں خاص توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اور مسلمانوں میں اس خیال کو تقویت نہ حاصل ہونے دیں گے۔ کہ قابل اور مستحق سرکاری ملازم محض مسلمان ہونے کی وجہ سے اپنے حق سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ اور ہندو سرکاری اداروں پر اس درجہ حاوی ہیں۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ افسر بھی ان کی مرضی اور منشاء کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔

ترقی سلسلۂ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سلسلۂ احمدیہ کی ترقی کی عظیم الشان پیشگوئیاں

اور

باوجود مخالفانہ حالات کے ان کا پورا ہونا

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے حسب ذیل تقریر ۲۷ دسمبر ۳۲ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی :: (ایڈیٹر)

گذشتہ سے پیوستہ

منشائے الٰہی اور مخالفت

سلسلہ کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کرنے کے بعد میں اس مبارک سلسلہ کی ترقی کے لئے اللہ تعالےٰ کا منشار اور کچھ مخالفین کے ارادوں کا ذکر بھی کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہام فرمایا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا یعنے مخالف لوگوں سے ہماری جنگ ہوگی۔ مخالف چاہیں گے۔ کہ اس سلسلہ کو ناکامی ہو۔ اور لوگ اس طرف رجوع نہ کریں۔ اور قبول نہ کریں۔ مگر ہم چاہیں گے۔ کہ لوگ رجوع کریں۔ آخر ہمارا ہی ارادہ پورا ہوگا۔ اور لوگوں کا رجوع ہو جائیگا۔ اور وہ قبول کرتے جائیں گے (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۹) چنانچہ جب پیشگوئیوں کے مطابق حضور نے دعوےٰ فرمایا۔ تو وہی علماء اور دیگر لوگ جو قبل دعوےٰ حضور کے بڑے معتقد تھے۔ اور مسیح موعود کی آمد کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ مخالف ہو گئے۔ اور خدا سے جنگ شروع کر دی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکان دیں
مہدیٔ موعود حق اب جلد ہوگا آشکار

پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

پھر دوبارہ آگئی احبار میں رسم یہود
پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبہ دار

مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ دعوے سے پہلے ہم متفق تھے۔ اور پھر مخالف ہوئے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

"مرزا صاحب کی زندگی دو حصوں پر منقسم ہے۔ قبل از دعویٰ مسیحیت دوسرا بعد دعوےٰ مسیحیت۔ ان دونوں میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ پہلے حصہ میں مرزا صاحب مؤلف ایک باکمال معتقد کی صورت میں پیش ہوتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں اس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود و مہدی مسعود کرشن گوپال۔ نبی اور رسول ہونے کا بھی ادعا کرتے ہیں۔ پہلے حصہ میں جمہور علماء اسلام ان کی تائید پر ہیں۔ دوسرے حصہ میں جمہور بلکہ کل علماء اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں۔" (تاریخ مرزا صفحہ ۱)

مخالفوں نے کس کس رنگ میں مخالفت کی

یہ بات ثابت کرنے کے بعد کہ دعوئے مسیحیت کے بعد کل علماء آپ کے مخالف ہو گئے۔ اب یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان مخالفوں نے منشائے الٰہی کو پورا ہونے سے روکنے کے لئے کیا کیا حیلے کئے اور اس جنگ میں کیا کیا ہتھیار استعمال میں لائے۔ ان حیلوں کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جو انہوں نے مخلوق کو سلسلہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے استعمال کیا۔ دوسرا وہ جو داخل ہونے والوں کو مرتد کرنے کے لئے ہیں پہلے حصہ اول کو لیتا ہوں۔ (۱) لوگوں کو سلسلہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے سب سے پہلا اور سب سے بڑا حربہ جو چلایا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک فتوےٰ تیار کیا جس پر پنجاب و ہندوستان اور عرب کے قریباً ۲۰۰ بڑے بڑے علماء کے مواہیر و دستخط ثبت کرائے۔ اس فتوے میں علماء مذکور نے نہایت دلخراش دل آزار الفاظ استعمال کئے۔ اور نہایت خطرناک و ہولناک فتوے دیئے۔ (۲) مختلف مقامات پر ہمارے خلاف جلسے کئے گئے جمعہ کے خطبوں میں عیدین کے موقعہ پر لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ (۳) اصل حالات و واقعات کو بگاڑ بگاڑ کر اور بعض قصے گھڑ گھڑ کر لوگوں کو سنائے گئے۔ تا ان کو احمدیت سے نفرت پیدا ہو۔ (۴) اشتہارات و اخبارات۔ اور لاکھوں ٹریکٹوں کے ذریعہ گندہ پروپیگنڈہ کیا گیا (۵) قادیان آنے سے لوگوں کو روکا گیا۔ مگر آج آپ اپنے چاروں طرف نظر ڈال کر دیکھیں۔ کہ ہزاروں نفوس کا یہ عظیم الشان اجتماع اور یہ انسانی اجسام کا موجزن دریا مخالفین کے روکتے ہی رک سکے

کتنا میل چکا ہے۔ (۶) مخالفین کا سب سے بڑا اور کاری حربہ گورنمنٹ کو ہمارے خلاف اکسانا تھا۔ وہ بھی اٹھا نہ رکھا۔ اور اس کے لئے بھی کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا گیا۔ یہ وہ چند تدابیر ہیں۔ جو علماء کہلانے والوں نے احمدیت کے خلاف اختیار کیں۔ تا لوگ اس سلسلہ سے متنفر ہو کر اس میں داخل نہ ہونے پائیں۔ اب ذرا ان کی تفصیل بھی ملاحظہ ہو۔

حربۂ تکفیر

اس کے بانی مبانی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے جس وقت انہوں نے یہ فتوےٰ تیار کیا۔ قوم میں ان کی بہت عزت کیجاتی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسوں کو وہ بیٹا بلکہ پوتا کہتے تھے۔ جب گھر سے باہر نکلتے۔ تو لوگ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے گورنمنٹ میں بھی خاصی عزت حاصل تھی چنانچہ انہوں نے اپنی عزت و عظمت کے ثبوت میں گورنر پنجاب کی ایک چٹھی بھی شائع کی۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔ "ابو سعید محمد حسین فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم مولوی اور اس فرقہ اسلام کے وفادار اور ثابت قدم وکیل ہیں۔ ان کی علمی کوششیں لیاقت سے ممتاز ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ۔ جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۲) غور کرو ایک ایسا ذی اقتدار شخص ایک بےکس و بےبس گوشہ نشین انسان کے خلاف اعلان کرتا ہے۔ کہ :۔

"اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنۂ قادیانی کو روکے اور ہمہ تن اس کے دعاوی کے رد کے درپے ہو۔ اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے اس کی موجودہ جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے۔ اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو اس جماعت میں داخل ہونے سے روکے"

(لیکن یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ اہل حدیث ہی اس سلسلہ میں کثرت سے داخل ہوئے ہیں۔) پھر نہایت ہی غرور و رعونت کے ساتھ گویا خدائے قوی و قادر سے جنگ کا اعلان کرتا ہوا لکھتا ہے :۔

"اشاعۃ السنۃ کا فرض اور اس کے ذمہ ایک قرض تھا۔ کہ اس نے جیسا اس کو (مرزا صاحب کو) دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے" (جلد ۱۳ صفحہ ۳ و ۴)

یہ اعلان ہی مخالفت کی آگ بھڑکانے کے لئے بہت کافی تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ ایک فتوےٰ تیار کرتا ہے۔ اور سب سے پہلے تمام اہلحدیث کے مسلمہ سردار و شیخ الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس پہنچتا ہے جس کی علمی عظمت نے سارے ہندوستان میں دھاک بٹھا رکھی تھی۔ اور وہ فتوے لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

"مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے

مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے دجال کذاب (معاذ اللہ) سے احتراز کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں۔ جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں۔ نہ اس کی صحبت اختیار کریں۔ نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلاویں۔ اور نہ اس کی دعوت قبول کریں۔ نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں۔ اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔" (فتویٰ صفحہ ۵)

اسی طرح دیگر مولویوں نے بھی نہایت گندے اور بیہودہ الفاظ میں فتوے لکھے۔ جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مشیت ایزدی ان لوگوں کو جو بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں۔ انبیاء کا مخالف کر دیتی ہے۔ تا ایک طرف یہ اپنے رسوخ اور اقتدار کو ان کے خلاف کام میں لائیں۔ اور دوسری طرف ملائکۃ اللہ اس عاجز اور غریب بندہ کی مدد کو پہنچ کر خدا کی چمکتی ہوئی قدرت کے نشان ظاہر کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ عجیب قادر خدا ہے۔ اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ ان کی خدمت کرو۔" (کشتی نوح صفحہ ۶)

احمدیوں کو مرتد کرنے کی کوششیں

مخالفین کا دوسرا حربہ احمدیوں کو مرتد بنانا تھا اس کے لئے بھی پوری کوشش کی گئی۔ جو لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے۔ ان میں سے کسی پر ناجائز رعب ڈالا جاتا۔ کوئی ارا پیٹا جاتا۔ کسی سے جائداد اور مال وغیرہ چھین لیا جاتا۔ زراعت روک دی جاتی۔ فصلیں تباہ کر دی جاتیں۔ بیوی بچے چھین لئے جاتے۔ گھروں سے نکال دیا یا نکلوا دیا جاتا۔ چوری کروائی جاتی۔ جھوٹے مقدمات دائر کرائے جاتے۔ مساجد میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی جاتی۔ یا مساجد چھین لی جاتیں۔ خواہ بعد میں ویران ہی پڑی رہیں۔ ملازمت میں رخنہ اندازی کی جاتی۔ مردے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیئے جاتے۔ دفن شدہ مردے قبروں سے نکال کر پھینک دیئے جاتے۔ قید میں ڈلوا دیا جاتا۔ پتھر مار مار کر شہید کر دیا جاتا۔ جیسے کابل میں ہمارے کئی بھائی اسی طرح شہید کئے گئے۔

ظالموں کے منہ سے احمدیوں پر ظلم کا اعتراف

یہ ان ہولناک تکالیف کا ایک چھوٹا سا خاکہ ہے۔ جو غیر احمدیوں کی طرف سے احمدی ہونے والوں کو دی جاتی تھیں۔ اور بعض مقامات پر اب تک دی جاتی ہیں۔ اور مخالف فخر کے ساتھ ان کا اعتراف کرتے رہے۔ چنانچہ مولوی عبدالاحد خانپوری اپنے ایک ٹریکٹ "اظہار مخادعت" صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں۔ طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل و خوار ہوئے جمعہ و جماعات سے نکالے گئے۔ اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے۔ اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے۔ اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے۔ وہاں سے حکماً روکے گئے۔ نیز اور بہت سی قسم کی ذلتیں اٹھائیں۔ معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے بند ہو گیا۔ عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت چھینی گئیں۔ مُردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبا دیئے گئے" وغیرہ وغیرہ

مخالفت کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ چنانچہ "زمیندار" لوگوں کو ہمارے خلاف اکساتا ہوا لکھتا ہے۔

"بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ فرزندان توحید نے اگر فتنہ قادیان کے استیصال میں اپنی پوری قوت منظم ہو کر صرف نہ کی تو مستقبل قریب میں اس کا قیامت بن کر مسلمانوں کے سر پر ٹوٹ پڑنا یقینیات سے ہے۔"

پھر مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی نے ایک اپیل شائع کی۔ جس میں لکھا۔

"قادیانیوں کے مقابلہ میں موجودہ جنگ خالصۃً لوجہ اللہ جاری ہے۔ لہٰذا ان حضرات سے جنہوں نے مجھ سے حدیث کا سبق پڑھا ہے۔ خصوصاً اور تمام اہل اسلام سے عموماً دست بستہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ لاہوری منکران دین کی طرح مرزائیت کے قصر بے بنیاد کو برباد کرنے میں ہر ممکن سعی کرنے سے دریغ نہ فرمائیں۔"

اسی سلسلہ میں مولوی احمد علی صاحب اور ظفر علی صاحب کی اپیل بھی قابل ملاحظہ ہے۔ لکھتے ہیں۔

"وہ آخری فتنہ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی بشرق میں قادیانیت کی صورت پکڑ کر ظاہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم تمام مسلمانوں کو اللہ کے نام پر جو لم یلد ولم یولد ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو خاتم النبیین ہے۔ اسلام کے نام پر کہ اللہ کے نزدیک یہی دین مقبول ہے درد بھرے دل سے صلائے عام دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے تمام جزوی اختلافات کو دور کر کے اس فتنہ (قادیانی) کی بیخ کنی کرنے میں ہر ممکن ذرائع کے استعمال سے پہلو تہی نہ کریں۔ ورنہ بجز خسر الدنیا والآخرہ کچھ حاصل نہ ہو گا۔"

(اشتہار مشتہرہ مجلس دعوۃ و ارشاد ہزارہ)

اپنی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی کی متحدیانہ پیشگوئی

لیکن جب ہر طرف سے مخالفت کی آگ بھڑکائی گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ ان کو سنا دو "آگ سے ہم کو مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ مخالفت کیسے سلسلوں کو کھاد کا کام دیتی آئی ہے۔

معزز حضرات! آپ نے دیکھا۔ کہ ایک یکہ و تنہا بے بس و بے کس انسان پر تکالیف و شدائد کے بلند پہاڑ گرائے گئے۔ لیکن اس خدا کے جری کا بال بیکا نہ کر سکے۔ وہ ان سب کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا اور کچلا جاؤں۔ اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں۔ اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں۔ تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل۔ اے نادانو! اور اندھو۔ مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا۔ جو میں ضائع ہو جاؤں۔ کس سچے وفادار کو خدا تعالیٰ نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو۔ اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا۔ کبھی نہیں ضائع کریگا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ۔ کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی۔" (انوار الاسلام صفحہ ۲۱-۲۲)

مخالفین کی جھوٹی پیشگوئیاں

زمین شاہد اور آسمان گواہ ہے۔ کہ باوجود مخالفین کی انتہائی کوششوں کے انہیں خائب و خاسر اور ناکام و نامراد ہونا پڑا اور جو کچھ اس فرستادۂ خدا کی زبان سے نکلوایا گیا۔ وہ حرف بحرف پورا ہوا۔ جب مخالفین نے یہ حال دیکھا اور مامور من اللہ اور اس کا سلسلہ ان کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہوا نظر آیا۔ تو انہوں نے اپنی دلی جلن اور قلبی سوزش کا ان الفاظ میں اظہار کیا

ہندوؤں کا اعلان

"خدا کہتا ہے۔ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ تذکرہ رہیگا۔ پھر معدوم ہو جائیگا۔

ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر تمہارا خاتمہ بتلاتا ہے آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہیگی۔ (دیکھیات آریہ سماج گورو لیکھرام)

مخالف مسلمانوں کے اعلانات

۱۔ یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور خدا نے اس کو نیست و نابود کرنا چاہا ہے۔

۲۔ ایسا مذہب (معاذ اللہ) خبیث و ناپاک بے بنیاد عقل و دانش دونوں کے خلاف متناقض و متہافت کبھی چل نہیں سکتا۔ صفحہ ۱۳

۳۔ عنقریب ان شاء اللہ نشان نہیں رہیگا۔ صفحہ ۱۵

۴۔ ہمیشہ انشاء اللہ رسوائی ذلت خزی لعنت مرزا صاحب پر (معاذ اللہ) ترقی و تزائد میں ہو گی۔ کیونکہ نصرت و تائید الٰہی رسل و مومنین کا حق ہے۔ صفحہ ۱۶ (اظہار مخادعت مصنفہ عبدالاحد خانپوری)

(۸) مجھ کو یہ بھی الہام ہوا ہے۔ کہ مرزا کا لنگر خانہ تباہ ہو جائیگا
اور جی کاٹے گی۔ کیونکہ لنگر خانہ پر جو روپیہ صرف ہوتا ہے۔ وہ ظلم کا
ہے" (عبدالعزیز عشانیہ اہلحدیث ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۹) "کیا نہیں دیکھا تو نے جھوٹے مسیح کو جس نے اول دعویٰ
کیا نبوت کا اور پھر ہو گیا شریک میرا۔ اور بے ادبی کی میرے رسولوں
اور صادقوں کی۔ اور ہم نے پورا کر دیا اپنے کمالات کو واسطے آزمانے
اپنے بندوں کے۔ اور بے شک ہم لادینگے اس پر زوال تاکہ ٹوٹے
فخر اس کا" (عبدالعزیز عشانیہ اہلحدیث ۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۷) "عنقریب احمدی غیر احمدیوں میں جذب ہو جائیں گے۔ اور
اپنی ہستی قائم نہ رکھ سکیں گے"
(خواجہ غلام الثقلین منقول از الفضل ۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

عیسائیوں کے اعلان

"ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے۔ جو مجھے بار بار لکھتا ہے
کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس
کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ میں مچھروں
مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں۔ تو میں
ان کو کچل کر مار ڈالوں گا"

(۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ از حقیقۃ الوحی) ڈاکٹر ڈوئی از امریکہ

سرز حضرات! آپ نے اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کا جو اس
نے اپنے مامور و مرسل سے اس وقت کئے تھے۔ جبکہ وہ بے سروسامانی
کی حالت میں تن تنہا ایک گوشہ میں پڑا تھا اور مخالفین کے ارادوں
اور ان کے الہاموں کا بھی کچھ حال سن لیا۔ گویا جس جنگ کا اللہ تعالےٰ
نے اعلان فرمایا تھا۔ وہ شروع ہو گئی۔ اب زور آور خدا نے اس جنگ
میں زور آور حملے کئے۔ ان کی مختصر کیفیت بھی سن لیں

مخالفین کی تباہی

اللہ تعالےٰ نے دو طریق سے اپنے حملے شروع کئے۔ اوّل۔
برسرپیکار ہونے والوں کے اسباب اور ان کے ذرائع جن کے بھروسہ
پر انہوں نے جنگ شروع کی تھی۔ چھینے اور ان کو ہلاک کیا۔ اور ان
کے سامان اپنے بے سروسامان بندے حضرت مسیح موعودؑ کو دیدیئے۔
چنانچہ وہی مولوی محمد حسین بٹالوی جس نے سب سے پہلے اعلان جنگ
کیا۔ اور ایک بہت بڑا فتوے تیار کیا۔ اس وقت اس کی شان و شوکت
کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک جہان اس کی طرف راغب تھا۔ دنیا میں اس کی عزت
گورنمنٹ کے ہاں اس کی عزت۔ علماء میں اس کی عزت۔ جہلاء میں
اس کی عظمت۔ مخالفت کے ہر قسم کے سامان اس کے لئے موجود۔ پریس
میسر رسالہ جاری۔ پروپیگنڈا کرنے کو جمعیت موجود۔ آئندہ سلسلہ
چلانے کے لئے اولاد موجود۔ مگر جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کو مخاطب کر کے کہا۔ جس طرح میں نے تم کو پہلے آسمان پر چڑھایا تھا
اسی طرح اب میں تم کو زمین پر گراؤں گا۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کی زبان
حق ترجمان سے یہ نکلوایا۔

اے پئے تکفیر من بستہ کمر ۔ خانہ ات ویران تو در فکر دگر
یعنے اے میری تکفیر پر کمر باندھنے والے تیرا گھر ویران ہونیوالا
ہے۔ اور تو دوسروں کی فکر ویرانی میں ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس
کی حالت بدلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور کوئی لمبا زمانہ گزرنے نہیں
پاتا۔ کہ مولوی محمد حسین کی عزت پر آفت آتی ہے۔ اور وہی قوم جس
سے اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف فتوےٰ لیا تھا۔ اس پر کفر کا
فتوے لگاتی ہے۔ اور وہی ثناء اللہ امرتسری جسکو وہ اپنا روحانی
بیٹا کہتا تھا۔ اس کی بری گت بناتا ہے۔ وہ گورنمنٹ جس کے ہاں
اس کی عزت تھی۔ اس کے نفاق سے واقف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ
لوگوں سے تو یہ کہتا ہے۔ کہ خونی مہدی ضرور آئے گا۔ مگر گورنمنٹ
کو چٹھی لکھتا ہے۔ کہ میں ایسے مہدی کی آمد کا قائل نہیں پھر اس کا رسالہ بند
ہوتا ہے۔ اس کی اولاد اس کے قتل کے درپے ہوتی ہے۔ اور وہ
ایک ایک کو نام بنام عاق کرتا ہے۔ اور اپنے قلم سے ان کی بدکرداریوں
کو عالم میں مشہور کرتا ہے۔ نہ وہ عزت رہتی ہے۔ نہ وقار آخر طرح طرح
کی رسوائیوں اور بے عزتیوں کے بعد مرکر کنجروں کے قبرستان میں
دفن ہوتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔ بٹالہ کے بڑے تالاب
کے پاس ایک چھوٹی سی سڑک کے دونوں طرف دو قبرستان ہیں ایک
مسلمانوں اور دوسرا کنجروں کا۔ اس کی قبر کنجریوں کے قبرستان میں
لب راہ واقع ہے۔ اور وہیں اس کی والدہ کی بھی قبر ہے۔ یہ دونوں
چونا اور سیمنٹ لگا کر سبق عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے محفوظ
کر دی گئی ہیں۔

پھر دوسرے معاندین ہلاک ہوتے ہیں۔ لیکھرام مارا جاتا ہے
ڈاکٹر ڈوئی ہلاک ہوتا ہے۔ اسمٰعیل علیگڑھی اور غلام دستگیر قصوری
چراغ الدین جمونی مقابل پر آ کر تباہ ہوتے ہیں۔ اور باقی ماندہ ان سے
عبرت حاصل کر کے مقابلہ میں آنے سے کتراتے ہیں۔ خدا کا جری اس
طرح ان کا ذکر کرتا۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر بجا لاتا ہے

شریروں پر پڑے ان کے شرارے ۔ نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
مقابل پہ مرے یہ لوگ سارے ۔ کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے ۔ ہمارے کر دیئے اونچے منارے
نہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

کیا ہی عجیب طاقتوں اور قدرتوں والا ہمارا خدا ہے۔ کہ ایک طرف کل
دنیا مع ساز و سامان کھڑی ہے۔ اور دوسری طرف صرف ایک انسان غریب
و بے کس و گمنام۔ مگر وہ قادر خدا اس اکیلے کی خاطر میدان جنگ میں
اترتا ہے۔ اور زبردست اور زور آور حملے کر کے سب کے سامان چھین
لیتا ہے۔

کیا ہے کوئی پاک روح جو اس جنگ اور اس کے نتیجہ سے سبق حاصل
کرے۔ اور اس اکیلے کا جس کے اب لاکھوں غلام ہیں ساتھ دے

حضرت مسیح موعودؑ کی ترقی

دوستو آپ نے مختصراً سن لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور
کا مقابلہ کرنے والوں کو کس طرح ہلاک کیا۔ اب تھوڑا سا حال حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا بھی سن لیجئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو کس قدر
ترقی بخشی۔ میں ابتداء میں بتا چکا ہوں۔ کہ حضرت اقدس بالکل گمنامی
اور بے سروسامانی کی حالت میں تھے۔ اس وقت آپ کو یہ الہام
ہوتا ہے I shall give you a large party of Islam حضور نے اسے اردو الفاظ میں اپنی نوٹ
میں تحریر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی نوٹ دیدیتے ہیں "چونکہ اس وقت
یعنے آج اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں۔ اور نہ اس کے پورے پورے
معنے کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)
اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت قادیان کی علمی حالت
کیا تھی۔ پھر جب حضور براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب جو اپنوں
اور بیگانوں میں مقبول ہو چکی۔ تصنیف فرماتے ہیں۔ تو اسے شائع کرنے
کے لئے سامان نہیں ہے۔ چنانچہ حضور خود تحریر فرماتے ہیں۔ جس زمانہ
میں براہین چھپ رہی تھی روپیہ کی آمدن میں قدم قدم پر تنگی تھی۔
کوئی جماعت نہ تھی۔ جس سے چندہ لیا جائے۔ اس لئے مدت تک سلسلہ
کتاب کا معطل پڑا رہا۔ اس سے مالی تنگی اور جماعت کا نہ ہونا صاف
طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ نہ تو کوئی جماعت ہی ہے
اور نہ خود ہی کچھ استطاعت ہے۔ الہام ہوتا ہے۔ حان ان تعان
وتعرف بین الناس وقت آ چکا ہے۔ کہ آپ کی مدد کی جائے۔
اور آپ کو شہرت دی جائے۔ پھر الہام ہوتا ہے۔ میں تیری تبلیغ
کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ تیرے پاس بہت لوگ آئینگے
اور بہت روپیہ آئے گا۔

پھر اللہ تعالےٰ اپنے الہامات کو اس طرح پورا کرتا ہے۔ کہ
اس اکیلے گمنام وغریب و بے کس کو جس کی ہلاکت کے لئے مولوی پیر
گدی نشین۔ عالم۔ جاہل۔ آریہ۔ عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ
چاروں طرف سے کوششوں میں مصروف تھے۔ روپیہ بھیجتا
ہے۔ تا وہ اشتہارات۔ و کتابیں چھپوائے۔ پڑھے لکھے آدمی
دیتا ہے۔ جو مختلف زبانوں میں تبلیغ کر سکیں۔ پریس عطا کرتا ہے
تا جس وقت چاہیں۔ اور جو چاہیں شائع کر سکیں۔ اور آخر ہر
قسم کے لوگوں کو اس پاک سلسلہ میں داخل کر کے وہ وعدہ پورا کرتا
ہے۔ جو ابتداء میں کہا گیا تھا۔ کہ

"خدا اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین
کو اس میں داخل کرے گا۔ اور خود اس کی آبپاشی کرے گا۔
اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت
دنیا کی نظروں میں عجیب ہو جائے گی"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۹۵ء)

کیا جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی کثرت اور
اس موقعہ کی برکت اس پاک زبان کے پورا ہونے کا زندہ
اور بین ثبوت نہیں۔ اور اسے آپ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے

ہر پاک دل اس سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ غور کریں۔ کہ آپ لوگ روپیہ اور وقت خرچ کر کے اس شدید سردی کے موسم میں ملک کے دور دراز حصوں سے آکر آج اس جگہ کیوں جمع ہوئے ہیں کیا آپ یاتون من کل فج عمیق۔ کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا ذریعہ نہیں بن رہے ہیں۔ سبحان اللہ ایک تو وہ زمانہ۔ کہ حضور کو ایک انگریزی الہام کا ترجمہ معلوم کرنے کے لئے کوئی انگریزی خواں نہیں ملتا تھا۔ اور لوگ کہتے تھے۔ "میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے۔ جس کو نہ علم نہ فضل"۔ اور ایک یہ زمانہ ہے کہ لڑکے تو لڑکے ہیں۔ لڑکیاں بھی قادیان میں رہ کر بی۔ اے بن رہی ہیں اور عربی کے لحاظ سے ہر سال کئی مولوی فاضل بنتے ہیں۔ جو دنیا کے بڑے بڑے عالموں کو علمی مقابلہ کا چیلنج دیتے ہیں۔

مخالفین کا اعتراف

پھر خدا تعالیٰ نے یہی نہیں کیا۔ کہ حضور کے غلاموں کو ہی علم و فضل سے اس قدر بہرۂ وافر بخشا۔ بلکہ حضور کے مخالفین میں سے بڑے بڑے علماء و فضلاء۔ مدبر اور نکتہ رس حضور کی غلامی میں داخل کر دیئے۔ اور یہ ترقی اس قدر حیرت انگیز ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" جیسے متکبر و مغرور معاند کو بھی اس اقرار پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ کہ "آج میری حیرت زدہ نگاہیں۔ بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی (معاذ اللہ) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔"

(زمیندار ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور اب بفضلہ تعالیٰ ہم مدارج ترقی طے کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ کہ وہی مخالف و معاند جو ہم کو مٹا کر خاک میں ملا دینے کی بانگ بے ہنگام بلند کرتے رہتے تھے۔ جب ہمارے نظام تنظیمی اور نظام تعلیمی اور نظام تبلیغی کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کو اپنی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے۔ اور اب وہ ہمیں نیست و نابود کرنے کے خواب دیکھنے کی بجائے یہ واویلا کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آریوں کا ایک بہت بارسوخ پرچہ جو شردھانند جی نے جاری کیا اور آپ کی یادگار سمجھا جاتا ہے۔ لکھتا ہے۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ اور آج تک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور اگر کی ہے۔ تو فی الحال ہم اسے سمجھ ہی نہیں سکے۔ اگر ہم نے کبھی اس کی طرف دیکھا بھی۔ تو ہماری نگاہیں اس کے بیرونی خط و خال کو دیکھ کر لوٹ آئیں۔ اور اس کے اندرونی حالات ابھی تک ہمارے لئے ایک بھید اور سر مخفی ہیں۔ بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی اگر کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقعہ پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی۔" (تیج ۲۵ جولائی ۱۹۲۸ء)

اگر ہندوؤں کے اس اعلان کو زیر نظر رکھ کر پنڈت لیکھرام کا وہ اعلان پڑھ لیا جائے۔ جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم ہو جائے گا۔ تو خدا کے دست نصرت کا جلوہ صفائی کے ساتھ پیش نظر ہو جاتا ہے پھر وہ زمیندار جس نے لکھا۔ کہ وہ دن قریب آنے والا ہے۔ کہ علماء کی متحدہ کوششیں اور مسلم اخبارات کا مسلسل پراپیگنڈا فتنہ قادیان کو دنیا سے حرف غلط کی طرح نیست و نابود کر دیگا۔"

وہی زمیندار احمدیت کی نہ رک سکنے والی ترقیوں کو دیکھ کر لرزہ براندام ہونے کی حالت میں یوں چلاتا ہے۔ "بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ فرزندان توحید نے اگر فتنۂ قادیان کے استیصال میں اپنی پوری قوت منظم ہو کر صرف نہ کی۔ تو مستقبل قریب میں اس کا قیامت بن کر مسلمانوں کے سر پر ٹوٹ پڑنا یقینیات سے ہے۔" (۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ترقی کا مختصر ذکر

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس بیج کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بویا گیا تھا۔ اگایا اور اس طرح بڑھایا کہ وہ ایک بڑا درخت بن گیا۔ اتنا بڑا کہ اس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیل گئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام عزت کے ساتھ دنیا کے کناروں تک جا پہنچا۔ یہ اس شان کے ساتھ ہوا۔ کہ دشمن بھی بول اٹھے۔ چنانچہ زمیندار جیسے حاسد کو بھی بادل ناخواستہ اس امر کے اقرار کا تلخ پیالہ پینے پر مجبور ہونا پڑا۔ اور اس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ "یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔" (۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

غرض دشمنوں کے اقراروں سے ثابت ہے۔ کہ وہ قادیان جس کے نام سے بھی کوئی واقف نہ تھا۔ اب اس کی حالت بفضلہ تعالیٰ اس شعر کی مصداق ہے۔ ؎

زمین قادیان اب محترم ہے ؛ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اب قادیان میں کئی ایک نظارتیں قائم ہیں۔ اور ایسا نظام قائم ہے۔ جس کی ہیبت دشمنان سلسلہ کو لرزہ براندام بنا رہی ہے ۱۳۰ مبلغ پنجاب و ہندوستان میں صرف ایک نظارت (نظارت دعوت و تبلیغ) کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور بیرون ہند لنڈن۔ امریکہ۔ دمشق۔ ماریشس۔ جاوا۔ سماٹرا۔ افریقہ وغیرہ میں اٹھارہ مشن قائم ہیں۔ جہاں قادیان کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام جن کو ابتداء میں براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب شائع کرنے کے لئے ایک روپیہ بھی میسر نہ آتا تھا۔ اس کے عظیم الشان سلسلہ کی ایک نظارت یعنی نظارت تبلیغ کا سالانہ بجٹ ترپیٹھ ہزار چار سو سات روپیہ تک پہنچ چکا ہے۔ اور اگر اس تعداد کے ساتھ اس روپیہ کی تعداد بھی شامل کر لی جائے۔ جو انجمن ہائے احمدیہ کو اپنے جلسوں یا مباحثات کے لئے مرکز سے مبلغ بلوانے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تو اس شعبہ کے اخراجات کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک ہو جاتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ جو دن بھی طلوع کرتا ہے۔ وہ ہمارے کام کی وسعت کو حیرت انگیز صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ امسال ۲۹ اکتوبر یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے صرف ہندوستان میں ۱۷۲۶۹۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور ۲۷۴۴۴ نفوس کو صرف ایک دن میں تبلیغ حق کی گئی۔

جماعت احمدیہ کی ترقی اور مسلمان

میں جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو مقابلہ میں آنے والوں کو ہلاک کر کے اور ان کے سارے سامان مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے کر اپنے زور آور حملوں کا ثبوت دیا۔ اور پھر دوسرا طریق یہ اختیار کیا۔ کہ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ اور آریوں کے بڑے بڑے لیڈروں اور سرغنوں کو اس بات پر مجبور کیا۔ کہ وہ اس کے مامور کی ترقیوں کا ذکر اپنے کانپتے اور لرزتے ہوئے قلموں سے نہایت شاندار الفاظ میں کریں۔

غیروں کی زبانی ترقی کا اقرار

چنانچہ اخبار تنظیم ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء لکھتا ہے۔

"اس وقت ہندوستان میں صرف مسیحی نظام تبلیغ کو احمدیہ نظام تبلیغ کے مقابل کھڑا کیا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک ولولہ و جوش اور ایثار و فدائیت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت۔ احمدیہ جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکی۔ قادیانی جماعت کا نظام ایک مضبوط سے مضبوط گورنمنٹ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور اس کے ہر شعبہ میں اس قدر باقاعدگی اور ضابطہ داری۔ اور اصول پرستی موجود ہے۔ جس قدر کہ کسی منظم گورنمنٹ کے محکمہ میں ہوا کرتی ہے

احمدیہ جماعت کی اس قدر عملی اور قوت و قابلیت کا اصل اندازہ مسجد فضل لنڈن کی تعمیر سے لگایا جا سکتا ہے۔ سرزمین انگلستان میں یہ پہلی مسجد ہے۔ جو مسلمانوں کے روپیہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے تعمیر مسجد کی تحریک ۶ جنوری ۱۹۲۰ء میں امام جماعت احمدیہ نے کی۔ اس سے زیادہ مستعدی۔ اس سے زیادہ ایثار۔ اس سے زیادہ سمع اور اطاعت کا اسوۂ حسنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ دس جون تک ساڑھے اکتیس ہزار روپیہ اس کار خیر کے لئے جمع ہو گیا۔ کیا یہ واقعہ نظم و ضبط امت اور ایثار و فدویت امر کی حیرت انگیز مثال نہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلمان احمدی جماعت کی مثال سے عبرت اندوز ہوں

(اخبار تنظیم ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء)

اخبار "زمیندار" (۲۹ر جون ۲۳ء) نے مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کے متعلق جماعت احمدیہ کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا "قادیانی احمدی اعلےٰ ایثار کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا قریباً ایک سو مبلغ امیر وفد کی سر کردگی میں مختلف دیہات میں مورچہ زن ہے۔ ان لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ جو مبلغین بغیر تنخواہ یا سفر خرچ کے کام کر رہے ہیں۔ ہم گو احمدی نہیں۔ لیکن احمدیوں کے اعلےٰ کام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس اعلےٰ ایثار کا ثبوت جماعت احمدیہ نے دیا ہے۔ اس کا نمونہ سوائے متقدمین کے مشکل سے ملتا ہے۔ ان کا ہر مبلغ غریب ہو۔ یا امیر بغیر مصارف سفر و طعام حاصل کئے میدان عمل میں گامزن ہے۔ شدت کی گرمی اور اشد لوؤں میں وہ اپنے امیر کی اطاعت میں کام کر رہے ہیں"

اخبار مشرق ۲۳ر ستمبر ۱۹۲۶ء نے لکھا۔
"اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں۔ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے۔ جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہوتی۔ اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہے ہیں"۔
"جماعت مذکورہ یعنے احمدیہ جماعت کی خالص اسلامی خدمات کا اعتراف نہ کرنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے"۔ (مشرق اکتوبر ۱۹۲۶ء)

جماعت احمدیہ کی ترقی اور عیسائی

ڈاکٹر زویمر نے "چرچ مشنری ریویو لنڈن" میں قادیان سے واپس جا کر لکھا۔
"ہم نے وہ سب کچھ دیکھا۔ جو کہ وہاں قابل دید تھا۔ چھاپہ خانہ دفتر ڈاک۔ دینیات کا مدرسہ۔ لڑکیوں کا مدرسہ گویا یہ جگہ شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ ہے۔ جو کہ تبلیغ اسلام کی نشر و اشاعت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ نہ صرف ریویو آف ریلجنز ہی یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ بلکہ اور اخبار بھی یہاں سے نکلتے ہیں۔ اور خط و کتابت کا رابطہ لنڈن، پیرس، برلن، شکاگو، سنگاپور۔ اور تمام مشرق اوسط کے ساتھ قائم ہے۔ کاغذات کے طاقچے۔ شاندار مستقبل کے ممکنات سے بھرے پڑے ہیں۔ الماریاں دینی انسائیکلو پیڈیاؤں۔ ڈکشنریوں اور خلاف عیسویت لٹریچر سے لدی ہوئی ہیں۔ گویا یہ ایک اسلحہ خانہ ہے۔ جو کہ غیر ممکن کو ممکن ثابت کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ راسخ الاعتقادی کا یہ عالم ہے۔ کہ پہاڑوں کو جنبش دینے والی ہے"۔

ڈیلی میل لنڈن نے ۱۴ر ستمبر ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں لکھا۔
"مشرق مشرق ہے۔ اور مغرب مغرب اور یہ دونوں کبھی نہیں ملیں گے۔ مندرجہ بالا مقولہ کے ہم اس قدر عادی ہو چکے تھے۔ کہ بغیر سوچے سمجھے درست مان چکے تھے۔ لیکن اب جب ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ ساؤتھ فیلڈز میں مسجد (احمدیہ) کھل جائے گی۔ تو ہم شک میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ مشرق مغرب سے اتنا دور نہیں۔ جتنا ہم خیال کرتے تھے"۔

جماعت احمدیہ کی ترقی اور آریہ

(۱) "پنجاب میں جو جماعت اس وقت ترقی یافتہ کہی جاتی ہے۔ وہ احمدی جماعت ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت احمدیت کے پرچار میں جس طرح تیم و دان ہے۔ اس کی مثال کم ملے گی"۔
(پرکاش ۲۴ر جولائی ۳۲ء)

(۲) "سٹار آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے ۱۰ سال میں امریکہ میں دو ہزار آدمی مسلمان بنائے گئے۔ ایک شخص صوفی بنگالی تین سال سے وہاں کام کر رہے ہیں"۔ (پرتاپ یکم ستمبر ۳۲ء)

(۳) "میرے خیال میں تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت جماعت احمدیہ ہے"۔ (تیج ۵ر جولائی ۲۶ء)

(۴) "جسقدر یہ جماعت منظم ہے۔ یقینی طور پر ہندوستان کی کوئی قابل ذکر منظم جماعت نہ ہوگی۔ ان کا اطلاعات کا محکمہ بھی نہایت مکمل ہے۔ عیسائیوں اور آریوں کی نقل و حرکت پر ان کا بچہ بچہ نظر رکھتا ہے اور مرکزی انجمن کو اطلاع دیتا رہتا ہے۔
سب سے بڑی قابل تعریف بات یہ ہے۔ کہ اس جماعت کے تمام آدمی۔ ذاتی۔ مذہبی اور سیاسی غرضیکہ ہر قسم کے معاملات میں پورے سولہ آنے اپنے امام کی اطاعت کرتے ہیں۔
ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں۔ اور جو وہ کام کر رہی ہیں۔ اس کے آگے ہماری سماجی استریوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ احمدی عورتیں ہندوستان۔ افریقہ۔ عرب۔ مصر۔ یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کسقدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہیئے"۔ (تیج ۲۵ر جولائی ۲۷ء)

"قادیان ضلع گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جس کے برابر اور جس سے بڑے اور بہت سے قصبے موجود ہیں۔ مگر باہر انہیں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن قادیان ایک ایسی قسم کا قصبہ ہے۔ جو آج نہ صرف اپنے علاقہ میں نہ صرف پنجاب ہی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں مشہور ہو چکا ہے۔ اور اس کی اہمیت و فضیلت بہترے پُرشان اور با رونق شہروں اور دارالخلافوں سے بھی بڑھ چکی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ قادیان جسے آج سے پچاس سال قبل کوئی نہ جانتا تھا۔ اب مذہبی لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے"۔ (آریہ گزٹ ۱۹ر اپریل ۳۱ء)

(۵) "آج سے تیس چالیس سال پیچھے ہٹ جایئے۔ جبکہ یہ جماعت اپنی ابتدائی حالت میں تھی۔ اور دیکھئے اس زمانہ میں ہندو اور مسلمان دونوں اس جماعت کو حقیر اور بے حقیقت سمجھتے تھے۔ ہندو تو ایک طرف رہے۔ خود مسلمانوں نے ہمیشہ اس کا مذاق اڑایا۔ اور اس پر لعنت و ملامت کے تیر برسائے۔ اس جماعت نے اپنی ابتدائی حالت میں جن کاموں کو کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ آج ان میں سے اکثر انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں جب احمدیوں نے کاموں کی ابتدا کی تھی۔ ان کو پاگل سمجھا جاتا تھا۔ مگر واقعات یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان پر ہنسی اڑانے والے خود بے عقل اور احمق تھے"۔ (تیج ۲۲ر جولائی ۲۷ء)

آخری گزارش

میرے بزرگو اور معزز بھائیو میں نے آپ کے سامنے نہایت ہی اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعویٰ سے پیشتر کی زندگی کا ذکر کیا۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے ترقیوں کے عظیم الشان وعدے دیئے۔ اور پھر کس طرح مخالفین نے ان وعدوں کے پورے ہونے میں رخنے ڈالے۔ اور کیسے کیسے ناپاک حیلے اور مکروہ فریب اس سلسلہ کے مٹانے کے لئے اختیار کئے۔ مگر باوجود نہایت خطرناک اور مخالف حالات کے اللہ تعالےٰ نے کس طرح اپنی قوتوں کا اظہار فرمایا۔ اور ایک معمولی بیج کو اپنی تربیت میں لے کر مضبوط اور تناور درخت بنا دیا جس کی شاخیں دور دراز ممالک تک پہنچ چکی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی تو چند آدمی شامل جلسہ ہوئے۔ مگر دوسرے جلسہ پر جب کچھ تعداد بڑھ گئی۔ تو اس کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ان الفاظ آپ نے ذکر فرمایا۔
"اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے ۳۲۷ احباب شامل ہوئے ہیں۔ اور ایسے بھی تشریف لائے ہیں جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی ہے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ خدا تعالےٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان نہیں ہے"۔
(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۳)

میرے بزرگو ذرا غور فرماؤ۔ کہ کہاں صرف ۷۵ آدمی اور کہاں اب انیس بیس ہزار کا عظیم الشان اجتماع اور وہ وقت دور نہیں جبکہ ۷۵ ہزار کا اجتماع بھی اسی طرح قلیل معلوم ہوگا۔ جس طرح بیس ہزار کے سامنے صرف ۷۵۔
پھر ذرا ایک نظر قادیان کی نئی آبادی پر ڈالو۔ باوجودیکہ وسع مکانک کے الہام کے مطابق قادیان میں نت نئے مکان تعمیر ہو رہے ہیں۔ مگر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہمیشہ ان کی وسعت ناکافی ثابت ہوتی ہے۔
میں ان عظیم الشان ترقیات کو آپ کے سامنے پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کی طرف توجہ دلاتا ہوں ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

”الجمعیۃ“ میں غلط بیانی

ایک سچے اولعزیز احمدی اے۔ ڈی۔ آئی پر بے جا الزام

دہلی کے اخبار ”الجمعیت“ نے ۹ جنوری ۳۴ء کے پرچہ میں ”ایک قادیانی انسپکٹر کی مذبوحی حرکت۔ قادیانیت سے تائب ہونے کے جرم میں ایک ماسٹر کی علیحدگی“ کے عنوان سے کسی نامہ نگار کا سرتاپا غلط مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

علاقہ گجرات موضع بورچھ تحصیل کھاریاں میں اس خبر سے بڑی بے چینی پھیل رہی ہے کہ ماسٹر محمد صادق نائب مدرس موضع بورچھ جو پیدائشی مرزائی تھا۔ اور اکثر وقت تبلیغ مرزائیت اور مطالعہ کتب مرزائیت پر صرف کرتا تھا بعض احباب کی سعی سے مسلمان ہو گیا ہے۔ سب انسپکٹر صاحب قادیانی کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے ماسٹر مذکور کی علیحدگی پر طور و خوض کرنا شروع کیا۔ اور متعدد حیلے اور بہانہ کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اور آخر ماسٹر مذکور کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

کہا جاتا ہے کہ قادیانی انسپکٹر نے ابتدائی اور آخری رپورٹ ماسٹر مذکور کی علیحدگی کی کرکے ایک قادیانی غلام سرور تپ دق کے دائم المریض کی سفارش کر دی۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے بلا کسی تحقیقات کے ماسٹر مذکور کی علیحدگی کا عتاب نامہ دستی قادیانی غلام سرور کے ہاتھ جب کہ ماسٹر مذکور کو کانوں کان تک بھی خبر نہ ہونے پائی تھی یکایک لے کر پہنچے۔ جس کی تعمیل ہو گئی۔ اور ماسٹر محمد صادق محض قادیانی نہ ہونے اور چندہ نہ دینے کی صورت میں علیحدہ ہو گئے“۔

لیکن حقیقت صرف یہ ہے۔ کہ ماسٹر محمد صادق ان ٹرینڈ عارضی مدرس جو تادم علیحدگی احمدی تھا۔ چار یوم کی رخصت لے کر گیا۔ لیکن حاصل کردہ رخصت کے بعد پانچ دن متواتر غیر حاضر رہا۔ ہیڈ ماسٹر سکول نے جو کہ غیر احمدی ہے۔ رپورٹ غیر حاضری کر دی۔ جس کی پاداش میں موقوف ہوا۔ مگر موضع بورچھ میں کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں کہ محمد صادق کون تھا۔ چہ جائیکہ بے چینی

کیا ہم الجمعیت کے نامہ نگار سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ ماسٹر مذکور کو علیحدہ ہوئے کتنا عرصہ ہوا؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ قریباً پانچ ماہ سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ مگر اب کئی ماہ کے بعد موضع بورچھ میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ اور بیدار مغز نامہ نگار پانچ ماہ کے بعد بیدار ہو رہے ہیں۔

بات یہ ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات میں یہ ریزولیوشن پاس ہو چکا ہے کہ مدرسین کو ایک دن کی غیر حاضری پر بھی موقوفی کی سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اس کے زیر اثر دو ٹرینڈ اور مستقل مدرس صرف ایک اور دو یوم کی غیر حاضری کی وجہ سے موقوف ہو چکے ہیں محمد صادق تو تھا ہی عارضی۔ اس میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب بہادر یا سب انسپکٹر صاحبان کا کیا قصور۔ یہ اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کی دیانتداری اور فرض شناسی ہے۔ کہ انہوں نے محمد صادق کو احمدی سمجھتے ہوئے اس کی رپورٹ غیر حاضری ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔

پس جب کہ محمد صادق کا پانچ دن غیر حاضر رہنا ثابت ہے۔ تو کیا یہ حد سے بڑھی ہوئی غلط بیانی نہیں۔ کہ اصل بات کی بجائے اس کی علیحدگی کی وجہ احمدی نہ ہونا قرار دے کر ایک ہر دلعزیز افسر پر بے جا الزام لگایا جائے۔ پھر ماسٹر غلام سرور کو تپ دق کا مریض ظاہر کرنا بھی صریح غلط بیانی ہے۔

(خاکسار:۔ غلام رسول۔ از اجنالہ ضلع گجرات)

قابل توجہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع حصار

ضلع حصار ایک ایسا ضلع ہے کہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اور نہ صرف اقلیت میں ہیں۔ بلکہ ہمسایہ قوموں سے ہر حالت میں بہت پیچھے ہیں۔ اس وجہ سے ہندو اور سکھ مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بڈلاڈا جو ضلع حصار میں ایک تحصیل کا جزیرہ ہے یعنی جس کے چاروں طرف ریاستی علاقے ہیں۔ وہاں ہندوؤں اور سکھوں سے مسلمان ہر وقت خطرہ کی زندگی گذار رہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی شاخسانہ کھڑا کر کے ہندوؤں اور سکھوں کو بھڑکا کر مسلمانوں پر مصیبت کا پہاڑ اچانک گرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ ماہ دسمبر کی ۲۵ تاریخ کو ایک آوارہ گائے کی چوری کے سلسلہ میں سکھوں نے گؤ ماتا دیوی کا نعرہ لگا کر اطراف و جوانب سے لوگوں کو جمع کر لیا۔ جو گنڈاسے۔ چھویاں اور دیگر اسلحہ لے کر ٹڈی دل کی طرح بھلو والہ ڈوگراں پر چڑھ آئے۔ اور دو آدمیوں کو گاؤں میں سے زبردستی اٹھا کر لے گئے۔ حالانکہ یہ علاقہ سرکاری ہے طرفہ یہ ہے کہ جس علاقہ سے گائے چوری ہوئی تھی۔ اس کے تھانہ میں دو آدمیوں کو زبردستی اٹھائے جانے کے بعد چوری کی رپورٹ کی۔ اور ساتھ ہی موضع دہو واس پر تقریباً ۱۵ گاؤں کے آدمیوں نے مسلح ہو کر حملہ کیا۔ اور گاؤں کے باہر تین روز تک ڈیرہ ڈالے رکھا۔ صدر سے گارد پہنچنے کے بعد اپنے اپنے گاؤں کو چلے گئے۔ اس قسم کے حالات میں حفظ ماتقدم کو مدنظر رکھتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے گزارش ہے۔ کہ وہ سکھوں اور ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی یورشوں کا انسداد کریں۔ علاقہ بڈھلاڈا نیز ریاست پٹیالہ کے متعلقات میں مسلمانوں کے لئے راستے بند ہیں۔ اکا دکا مسلمان مسافر مار پیٹا جاتا ہے۔

(نامہ نگار)

وی۔ پی کی اطلاع

مفصلہ ذیل خریداران الفضل کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کا چندہ الفضل ۱۶ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اس لئے آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں تاکہ ۵ ر زائد خرچ نہ پڑے۔ ورنہ فروری کے پہلے ہفتہ میں وی پی روانہ ہونگے۔ جو اصحاب انکا وی واپس کرینگے۔ ان کا الفضل تا وصولی قیمت حسب معمول امانت میں رہے گا۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام	۳۷۲۵	مرزا اکبر بیگ صاحب
۳۲	ملک خدابخش صاحب	۳۷۵۹	بابو شمس الدین صاحب
۱۹۱	پیر حاجی احمد صاحب	۴۰۰۸	ماسٹر فتح محمد صاحب
۱۹۶	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	۴۱۷۸	سید محمد حسین صاحب
۲۶۵	چوہدری غلام محمد صاحب	۴۱۹۳	جناب مطلوب خانصاحب
۶۸۳	محمد امین فضل کریم صاحب	۴۵۰۳	شیخ نعمت اللہ خانصاحب
۷۰۱	میاں کریم بخش صاحب	۴۷۰۶	بابو محمد حسین صاحب
۸۱۷	سید فخر الاسلام صاحب	۴۸۰۰	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب
۸۳۸	چوہدری اللہ داد خانصاحب	۴۸۶۰	امام بخش صاحب
۹۲۷	بابو عبید اللہ صاحب	۴۹۲۵	عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد بریل صاحب	۵۳۰۴	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۳۰	بابو محمد شفیع صاحب	۵۳۲۰	چوہدری سردار خانصاحب
۱۶۰۶	قاضی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب	۵۳۸۸	محمد الدین احمد صاحب
۱۶۷۱	میاں عبد الغفار صاحب	۵۶۱۲	ملاں کرم الٰہی صاحب
۱۶۹۱	مولوی غلام رسول صاحب	۵۸۳۴	ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۱۷۱۷	چوہدری بشارت علی خانصاحب	۵۸۳۹	بابو محمد خانصاحب
۱۹۴۱	قاضی محمد حسین صاحب	۵۸۶۰	محمد حاجی ایوب خانصاحب
۲۰۴۴	منشی فیض محمد صاحب	۶۱۰۶	بابو مولا بخش صاحب
۲۱۶۰	میاں محمد ابراہیم صاحب	۶۲۱۱	عبد القیوم صاحب
۲۲۵۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۶۲۴۳	محمد شفیع صاحب
۲۴۴۰	قریشی عبد المجید خانصاحب	۶۳۲۱	محمد عالم صاحب
۲۷۲۳	چوہدری اللہ دتہ صاحب	۶۳۴۸	محمد طفیل محمد حسین صاحب
۲۷۸۸	چوہدری فضل احمد صاحب	۶۴۲۶	چوہدری غلام محمد صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب	۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۲۹۹۴	ابو اصغر محمد رفیق صاحب	۶۴۷۲	اے جی نامر صاحب
۳۲۱۵	ڈاکٹر محمد اشرف صاحب	۶۷۳۶	حبیب الرحمٰن صاحب
۳۲۱۱	حافظ غلام محمد صاحب	۶۸۲۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۳۲۳۷	غلام قادر صاحب		
۳۳۹۹	صوفی فضل الٰہی صاحب	۶۸۳۸	مہر الدین صاحب
۳۶۸۳	چوہدری نعمت خانصاحب	۶۸۸۰	محمد الیاس صاحب

نمبر	نام
۶۸۸۴	ننھے خان صاحب
۶۹۶۱	بشارت احمد صاحب
۷۰۲۱	چوہدری فضل احمد صاحب
۷۱۶۰	مصاحب خان صاحب
۷۲۵۷	بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۲۸۵	سلطان احمد صاحب
۷۴۳۹	صلاح الدین صاحب
۷۶۲۹	محمد یعقوب صاحب
۷۷۶۸	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۸	حکیم فضل الدین صاحب
۷۷۹۹	غلام رسول صاحب
۷۸۴۶	سید تبارک حسین صاحب
۷۹۱۱	مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷	چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۰	مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبداللہ صاحب
۸۰۲۰	محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۴۲	محمد کمی صاحب
۸۰۴۸	محمد احمد صاحب
۸۰۷۵	رشید احمد صاحب
۸۱۶۵	بابو غلام محمد صاحب
۸۲۲۹	چوہدری نور محمد صاحب
۸۲۸۶	محمد بخش صاحب
۸۳۱۳	مستری محمد صادق صاحب
۸۳۳۰	محمد الدین صاحب
۸۳۳۴	فضل الرحمٰن صاحب
۸۳۴۸	کریم بخش صاحب
۸۳۵۳	ماسٹر کالے خان صاحب
۸۳۸۵	بابو مہر الٰہی صاحب
۸۴۵۸	سید محمد مقصود علی شاہ صاحب
۸۴۷۲	ملک کرم الٰہی صاحب
۸۴۹۵	مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۰۷	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۸۵۳۰	چوہدری محمد جعفر خان صاحب
۸۵۶۳	شیخ حمید احمد صاحب
۸۵۷۳	محمد اشرف صاحب
۸۵۸۴	ینجر آریہ مسافر
۸۵۹۵	چوہدری فقیر اللہ صاحب
۸۵۹۷	فرزند علی صاحب

نمبر	نام
۸۶۴۳	محمد اکبر صاحب
۸۶۴۵	مولوی عبدالحی صاحب
۸۶۶۳	بابو غلام حسین صاحب
۸۷۲۹	رحمت خان صاحب
۸۷۳۳	عبدالغفور صاحب
۸۷۴۴	محمد صدیق احمد صاحب
۸۷۷۵	عباس علی شاہ صاحب
۸۷۹۷	امام الدین صاحب
۸۸۴۶	فیاض الدین احمد صاحب
۸۸۴۹	چوہدری سراج الدین صاحب
۸۸۶۱	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۶۴	چوہدری علی احمد صاحب
۸۸۶۶	ولی محمد صاحب
۸۸۷۰	اللہ دتہ صاحب
۸۸۸۷	چوہدری عاشق محمد صاحب
۸۸۹۰	محمد شفیع خانصاحب
۸۸۹۲	ایم عبدالعزیز صاحب
۸۹۴۶	شیخ کرم الدین صاحب
۹۰۴۴	سردار خان صاحب
۹۰۶۹	محمد صادق صاحب
۹۱۱۰	محمد لطیف صاحب
۹۱۵۷	شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۵۸	سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۱	حسین بخش صاحب
۹۱۶۳	سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۷۰	خادم علی صاحب
۹۱۷۱	ایم۔ آئی۔ ایس عبدالقادر صاحب
۹۱۷۴	شیخ عبدالغنی صاحب
۹۱۷۵	میاں ناصر علی صاحب
۹۱۷۸	سید شمس الحق صاحب
۹۱۸۱	صوفی عبدالحکیم صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض الزمان صاحب
۹۲۴۰	سید زمان شاہ صاحب
۹۲۵۰	غلام محمد فضل الدین صاحب
۹۲۵۱	شیخ محمد عبداللہ صاحب
۹۲۵۳	ماسٹر محمد طفیل صاحب
۹۲۷۴	سکرٹری دینار
۹۲۹۴	محمد اسمٰعیل صاحب

نمبر	نام
۹۳۰۹	قمر الدین صاحب
۹۳۳۶	چوہدری عبدالحی خانصاحب
۹۳۴۶	محمد عبداللہ صاحب
۹۳۵۱	شکر الٰہی صاحب
۹۳۵۹	غلام محی الدین صاحب
۹۳۳۷	مرزا عبدالعزیز صاحب
۹۴۲۱	احمد خان صاحب
۹۴۳۲	سکرٹری انجمن احمدیہ
۹۴۳۵	محمد اسحٰق صاحب
۹۴۳۷	فیروز الدین صاحب
۹۴۴۲	چوہدری صادق علی صاحب
۹۴۴۳	محمد صاحب حکیم
۹۴۴۵	چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۵۲	بابو غلام قادر صاحب
۹۴۵۵	مرزا عبدالحق صاحب
۹۴۷۲	شیخ فضل کریم صاحب
۹۵۰۴	محمد رمضان صاحب
۹۵۱۷	غلام رسول صاحب
۹۵۲۹	امیر الدین احمد صاحب
۹۵۳۲	رشید احمد صاحب
۹۵۴۵	شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۴۸	حاجی اے کے احمدی
۹۵۵۶	مولوی عبداللطیف صاحب
۹۵۶۴	احتیاج علی صاحب
۹۵۷۴	فقیر محمد خان صاحب
۹۵۸۴	قریشی کریم بخش صاحب
۹۵۸۶	دی پبلک لائبریری
۹۵۹۴	ملک صفدر علی خان صاحب
۹۵۹۸	سید تاج حسین صاحب
۹۶۱۵	ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۲۱	شیر محمد صاحب
۹۶۳۲	محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۵۲	حافظ فیض محمد صاحب
۹۶۵۵	فضل حق خان صاحب
۹۶۶۳	لفٹیننٹ ڈاکٹر عزیز احمد صاحب
۹۶۶۴	جوالدجمنڈیتان صاحب
۹۶۶۹	بردوکان میاں اللہ رکھا
۹۶۷۱	شیخ رحمت اللہ صاحب
۹۶۷۸	راجہ محمد ایوب خان صاحب

نمبر	نام
۹۶۷۹	میاں محمد الدین صاحب
۹۶۸۴	ملک عزیز محمد صاحب
۹۶۸۶	ابوالبشیر منشی رحمت اللہ صاحب
۹۶۸۹	سکرٹری جماعت احمدیہ بیرام
۹۷۳۴	فتح محمد صاحب
۹۷۴۴	عبداللہ صاحب
۹۷۷۲	مولوی عطا محمد صاحب
۹۷۸۳	مہر الدین صاحب
۹۷۹۷	منشی ظہور الدین صاحب
۹۷۹۹	عبدالرؤف صاحب
۹۸۰۳	سید رسول شاہ صاحب
۹۸۲۰	حکیم شیر محمد صاحب
۹۸۲۵	فیروز الدین صاحب
۹۸۸۴	مستری رحیم بخش صاحب
۹۸۹۲	محمد بخش صاحب
۹۹۰۴	بابو محمد عبدالرحیم صاحب
۹۹۰۵	ایس کے عبدالرزاق صاحب
۹۹۰۸	اللہ دتہ صاحب
۹۹۱۱	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۹۱۲	اللہ داد صاحب
۹۹۱۶	محمد انوار حسین صاحب
۹۹۱۸	فیروز محمد صاحب
۹۹۱۹	سردار حاجی محمد خانصاحب
۹۹۲۱	میاں بشیر احمد صاحب
۹۹۲۲	محمد شریف صاحب
۹۹۲۳	سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۲۵	محمد شریف صاحب
۹۹۲۸	محمد عباس صاحب
۹۹۲۹	بابو عبدالغنی صاحب
۹۹۴۱	غلام قادر صاحب
۹۹۴۹	محمد اعظم صاحب
۹۹۶۳	ایم فیروز دین صاحب
۹۹۷۸	حکیم عبدالصمد صاحب
۱۰۰۰۲	میاں لال الدین صاحب
۱۰۰۱۱	شیخ برکت علی صاحب
۱۰۰۱۹	مستری نور محمد صاحب
۱۰۰۲۴	چوہدری رحیم بخش صاحب
۱۰۰۲۵	محمد مستقیم صاحب
۱۰۰۲۷	مولوی عبدالسلام صاحب

نمبر	نام
۱۰۰۳۰	رحمت اللہ صاحب
۱۰۰۳۱	قاضی عمر الدین صاحب
۱۰۰۳۲	سید سردار علی صاحب
۱۰۰۴۰	ظہور الدین صاحب
۱۰۰۴۲	شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۴۴	اللہ بخش صاحب
۱۰۰۴۶	چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۰۰۴۷	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۱۰۰۴۸	محمد عبداللہ صاحب
۱۰۰۵۳	قریشی عبداللطیف صاحب
۱۰۰۵۴	غلام محمد صاحب

نمبر	نام
۱۰۰۵۶	انجمن اسلامیہ
۱۰۰۶۲	احمدیہ ریڈنگ روم
۱۰۰۸۳	محمد بیر صاحب
۱۰۰۸۷	خان صلاح الدین صاحب حنیف
۱۰۰۸۸	عزیز الدین خان صاحب
۱۰۰۹۷	پیر محمد زمان خان صاحب
۱۰۰۹۸	مولوی عبدالسبوح صاحب
۱۰۱۰۰	چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۰۱۰۸	سلیم احمد صاحب
۱۰۱۲۱	سید مباشر الدین صاحب
۱۰۱۳۴	غلام حیدر خان صاحب

ضروری اطلاع

ایک شخص مسمی شیخ عبدالرزاق سکنہ کنجاہ ضلع گجرات۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے اکثر احمدی احباب کو تکلیف دیتا اور ان سے فوائد حاصل کرتا پھرتا ہے۔ حالانکہ وہ کبھی احمدی نہیں ہوا۔ نہ اس نے بیعت کی ہے۔ یہاں اس نے کبھی اپنے آپ کو احمدی نہیں کہا۔ البتہ یہاں سے باہر جا کر احمدی احباب کو اپنا احمدی ہونا بتلا کر ان کو بے جا تکلیف دیتا ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ احمدی احباب اس سے آگاہ رہیں۔

یہاں کے احمدی احباب میں سے کئی ایک اس کے رشتہ دار ہیں۔ مگر وہ سب اس کی ان حرکات کو ناپسند کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ نورالدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنجاہ)

دی ہوزری ورکس لمیٹڈ امرتسر کا اعلان

۱۔ اس وقت تک جس قدر درخواست ہائے خرید حصص معہ عشا نی حصہ کمپنی کو موصول ہوئی ہیں۔ ان سب احباب کے نام باقاعدہ مکتوب تخصیص حصص دفتر کمپنی سے جاری کئے جا چکے ہیں اگر کسی ایسے دوست کو جس نے عشا نی حصہ ادا کیا ہوا ہو۔ مکتوب تخصیص حصص نہ ملا ہو تو وہ مہربانی فرما کر ۲ فروری ۱۹۳۴ء تک دفتر کو ایسی رقوم کی تفصیل روانہ کریں اور رسید نمبر و نام ایجنٹ بھی تحریر کریں تاکہ ان کے نام مکتوب جاری ہو سکے۔ جن دوستوں کی طرف سے اس عرصہ میں کوئی اطلاع نہیں آئے گی۔ ان کی رقوم کی کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی۔

۲۔ احباب کو معلوم ہے کہ فروخت حصص کا کام اب کمپنی براہ راست کرتی ہے اس لئے جن احباب نے حصص خریدنے ہوں وہ کمپنی سے خط و کتابت فرماویں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن سے رائٹر کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ ۱۷ر جنوری کو لنڈن کی احمدیہ مسجد میں برطانی۔ افریقی اور ہندوستانی مسلمانوں کی کثیر تعداد نے نماز عید ادا کی۔ امام صاحب نے اس تقریب سعید کا مقصد ایک مؤثر خطبہ میں بیان کیا۔ اس کے بعد تمام اصحاب نے ضیافت میں شرکت کی۔

خان بہادر شیخ عبد العزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت نے انہیں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کے عہدہ جلیلہ پر ترقی دے دی ہے اور آپ آئندہ اپریل میں اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیں گے ہم اپنے ضلع کے اس قابل افسر کو ترقی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پنجاب کے دیہاتی قرضوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سول اینڈ ملٹری گزٹ کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت تین مسودہ ہائے قانون کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے پر غور کر رہی ہے۔ چند ہفتہ قبل ان قوانین کے مسودات تیار ہو چکے تھے۔ مگر اب ان تینوں کو ایک جامع مسودہ قانون کی شکل دینے کی تجویز ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ مسودہ ہائے قانون میں بعض ایسی دفعات رکھی گئی ہیں۔ جن سے قانون ضابطہ دیوانی کی دفعات میں ترمیم کرنا مقصود ہے۔ اس لئے قانون کو تشکیل دینے سے قبل حکومت ہند کی منظوری حاصل کی جائیگی تاہم امید کی جاتی ہے کہ کونسل کے آئندہ اجلاس تک پیش کرنے کے لئے تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری حکام نے اس اطلاع کی جو بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ تردید کی ہے کہ وزیر ہند نے حکومت ہند سے کہا ہے کہ ہندوستان میں آئرلینڈ کے مال کی درآمد کے ساتھ ایمپائر کے مال کا سا سلوک نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ آئرش فری سٹیٹ مستعمرات سے ہے اس لئے وہاں کے مال کو ہندوستان میں کوئی ترجیح نہیں دی جاتی پس ترجیح واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس آئرلینڈ میں ہندوستان کے بعض مال مثلاً چائے کو ترجیح حاصل ہے۔ اگر آئرلینڈ اس کو واپس لے لے تو ہندوستان کا نقصان ہے۔

کیوبا کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر گراؤ سان مارٹن نے ہوانا کی ایک اطلاع کے مطابق استعفیٰ دیدیا ہے۔ جس سے سیاسی صورت حالات پیچیدہ ہو گئی ہے۔ آپ کے جانشین جنرل کارلس مارٹن ہونگے

چینی نامہ نگاروں کی جو اطلاعات انگلستان کے اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی حکومت ایک ہائی کمشنر کو تبت کے دارالحکومت لاسہ میں بھیجنا چاہتی ہے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس تجویز کو تبت کے باشندے اور لامے پسند کرتے ہیں۔ اس طرح کوشش ہو رہی ہے کہ چین کا اثر تبت میں دوبارہ قائم ہو جائے۔

چاٹگام کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم نافذ کیا ہے جس میں تمام ہندو بنگالی مردوں کو جن کی عمر ۱۵ تا ۲۵ برس تک کی ہے اور جو چاٹگام کی کوتوالی سے ملحق آٹھ تھانوں میں رہتے ہیں۔ حکم دیا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے لئے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ علاوہ ازیں اڑتالیس گھنٹوں کے لئے ٹرینوں اور جہازوں پر بھی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

مسٹر محمد دین ملک ایم ایل سی نے پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک مسودہ قانون کے پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے کہ پنجاب کے قانون رواج میں ترمیم کی جائے۔ اور مسلمانان پنجاب کے ذکور و اناث ورثاء کی وراثت کا شرع اسلام کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

صنعت پارچہ بافی کے متعلق ٹیرف بورڈ کی رپورٹ نئی دہلی سے ۱۷ جنوری کی اطلاع کے مطابق فروری کے پہلے ہفتہ میں شائع ہو جائے گی۔

والیان ریاست کے تحفظ کا بل پاس کرنے کے لئے نئی دہلی کی ایک اطلاع کے مطابق اسمبلی میں مسٹر شکاسن کی بجائے مسٹر جے بی گلانسی کو ممبر نامزد کیا جائیگا۔ ٭

ریاست کپورتھلہ میں جدید اصلاحات کی تشکیل کے لئے افسران ریاست نے آٹھ اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جو جدید حلقہ جات کا تعین کرے گی۔ اس کمیٹی کے تمام ارکان سرکاری افسران ہیں۔ ٭

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ پنڈت مدن موہن مالویہ ہندو مہاسبھا کے ڈیپوٹیشن میں شامل ہو کر یورپ اور امریکہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

وی آنا کے سرکاری آرگن "ریچ سپاٹ" نے ایک سنسنی خیز اطلاع شائع کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ ہر ہٹلر کی گورنمنٹ خفیہ طور پر یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ پر زور دے رہی ہے۔ کہ اگر وہ فرانس کا ساتھ نہ دے۔ تو آسٹریا کا ایک حصہ حاصل کرنے میں جو جنگ میں اس سے چھین گیا تھا۔ اس کی مدد کی جائے گی۔

بہار کے مشہور کانگرسی لیڈر بابو راجندر پرشاد کو حکومت نے خرابی صحت کی بناء پر قبل از وقت رہا کر دیا ہے۔

لنکاشائر کی کاٹن کارپوریشن کو لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق امسال تجارت میں ۶۹ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ یہ کارپوریشن ۴۲ ہزار ملوں کا انتظام کرتی ہے۔

جرمنی کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی سے نکالے ہوئے اشخاص جن کی تعداد تخمیناً ۳۰ ہزار ہے۔ اگر یہ ثابت کر دیں کہ انہوں نے جرمنی کے خلاف پروپیگنڈا میں حصہ نہیں لیا۔ تو وہ جرمنی میں واپس آسکتے ہیں۔ ٭

لاسلکی کے آلات کی درآمد پر محاصل لگائے جانے کی تجویز حکومت ہند کے زیر غور ہے۔ نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان محاصل کا فروری میں نفاذ ہو جائیگا۔

رائے بہادر بنارسی داس اور پریم کور میں قریباً سوا سال کی کشمکش کے بعد ۱۹ر جنوری کو صلح ہو گئی۔

پندرہ جنوری کے زلزلہ کی تباہ کاریوں سے جو لوگ صوبہ بہار میں بے خانماں ہوئے ہیں۔ ان کی مالی امداد کے لئے حکومت نے چھ لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

صوبجات متوسط کی مجلس مقننہ میں ۱۹ جنوری کو ہوم ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ سرکاری ملازمین کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ان جلسوں میں شرکت نہ کریں۔ جو گاندھی جی کے موجودہ سفر کے سلسلہ میں منعقد ہوں۔ مزید برآں انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ گاندھی جی کو کسی قسم کا چندہ اچھوت ادھار کے سلسلہ میں نہ دیں۔

ہنری ہشتم انگلستان کے بادشاہ کی فلم کی نمائش لاہور میں قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ یہ فلم ایک برطانی کمپنی کی تیار کردہ ہے لیکن چونکہ اس میں ایک انگریز بادشاہ کی پرائیویٹ زندگی کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اس لئے اس کی نمائش کو ممنوع قرار دیدیا گیا۔

کوکین کی ناجائز درآمد کو روکنے کے لئے کلکتہ کی ایک اطلاع کے مطابق مقامی حکومت نے کئی عورتوں کو ملازم رکھا ہے تاکہ وہ ان عورتوں کا سراغ لگائیں۔ جو کوکین کی ناجائز درآمد کرنے والوں نے کوکین کی فروخت کرنے کے لئے نوکر رکھی ہوئی ہیں۔ اس غرض کے لئے حکومت کا جو خرچ ہوگا۔ اس کا کچھ حصہ ریلوے کو بھی ادا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ سراغرسان عورتیں زنانہ گاڑیوں کی ٹکٹوں کا بھی معاینہ کریں گی۔

محکمۂ اصلاح دیہات نے لاہور سے ۱۹ر جنوری کی اطلاع کے مطابق کمشنری ملتان کے اضلاع میں ماہ فروری و مارچ کے دوران میں سینما دکھانے کا انتظام کیا ہے۔ جو وقت بچیگا۔ اس میں اضلاع لائل پور و منٹگمری کا دورہ کیا جائیگا۔

اسمبلی میں سردار سنت سنگھ صاحب ایم ایل اے نے ایک قرارداد بدیں مضمون پیش کی ہے کہ ہندوستان جمعیت اقوام سے علیحدگی اختیار کرلے۔ ٭

بھائی پرمانند نے آل بنگال ہندو پولیٹیکل کانفرنس منعقدہ کلکتہ کے صدر کی حیثیت سے ۱۸ر جنوری کو جو تقریر کی۔ اس میں کہا کہ پنڈت جواہر لال قومی آزادی کی اتنی پرواہ نہیں کرتے جتنی اپنے کیمونسٹ خیالات کی۔ فرقہ وار مسئلہ اب ان کے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اور دراصل وہ واقعات سے آنکھیں بند کرکے اپنے کیمونسٹ خیالات میں مست ہیں۔ حالانکہ پنڈت جواہر لال کی تقریر ملک کا حقیقی مسئلہ نہیں ہو سکتی ٭

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی